کلیم اختر

کشمیری زبان میں سیرتِ رسولؐ پر پہلی کتاب

کشمیر کے مسلمان اسلام سے والہانہ محبت رکھتے ہیں اور اس خطّے نے اسلام کے ایسے ایسے نامور بزرگ اور عالم پیدا کیے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ ان علمائے دین نے دینِ مبین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے شب و روز کام کیا اور بیرونِ وطن بھی خدماتِ اسلامی سرانجام دیں۔ عربی اور فارسی زبانوں میں کشمیری علما نے اتنی مہارت حاصل کر لی تھی کہ خود ان زبانوں کے ماہرین نے ان کے فن اور ذہانت کا اعتراف کیا۔ یوں تو کشمیری علما نے قرآن حکیم کی تفاسیر بھی لکھی ہیں اور ترجمے بھی کیے ہیں مگر خود کشمیری زبان میں قرآن حکیم کا ترجمہ بہت بعد میں ہوا۔ تاہم یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ اب کشمیر میں قرآن کی تفسیر اور تشریح کشمیری زبان میں کی جا رہی ہے۔

جہاں تک سیرت نگاری کا تعلق ہے، یہ عجیب بات ہے کہ کشمیریوں کی اس طرف توجہ بہت کم رہی۔ یہاں مقصد کشمیری زبان میں سیرت کی کتابوں کی طرف ہے۔ ویسے تو متعدد کشمیریوں نے عربی، فارسی اور اُردو میں سیرت پر کتابیں لکھی ہیں، مگر سیرت نگاری کے میدان میں کشمیری زبان میں یہ شرف کشمیری شعرائے کرام کو حاصل ہوا جنھوں نے میلاد ناموں اور نور ناموں میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرتِ اطہر کے بعض گوشوں پر عقیدت کے پھول برسائے ہیں۔ اس سلسلے میں محمد اسماعیل نامیؔ کا ذکر ضروری ہے جو کشمیری زبان کے ایک اچھے شاعر گذرے ہیں۔ انھوں نے "معارز النبیؐ" کے نام سے کشمیری نظم میں حضورؐ کی سیرت نگاری کی ہے۔ اس کے بعد کشمیر کے ممتاز شاعر محمودؔ گامی کا نام آتا ہے جنھوں نے "معراج النبیؐ" کو قلم بند کیا اور شاعرانہ کمال سے اپنی بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا چنانچہ کشمیری شاعری میں ایسے "معراج ناموں" اور "نور ناموں" کی کمی نہیں ہے۔ خود حضرت

شیخ نورالدین ہمشادلیؒ نے اپنے عارفانہ کلام میں آں حضرتؐ کی مدحت کے گیت گائے ہیں۔ کشمیری شاعری میں نعت کو جو حیثیت حاصل ہے وہ دوسری کسی صنفِ ادب کو حاصل نہیں ہے۔

بہر نوع یہ ماننا پڑے گا کہ سیرت پر کشمیری زبان کی نثر میں بہت کم لکھا گیا اور اگر مضامین لکھے گئے ہیں تو ان کو بھی کتابی شکل نہیں ملی ہے۔ ممتاز کشمیری سکالر ڈاکٹر سید اسد اللہ کاملؔ (جنھوں نے "اردو میں سیرت النبیؐ کے ادب" کے موضوع پر ایک مبسوط مقالہ تحریر کیا ہے) کی تحقیق کے مطابق مولوی محمد نورالدین قاری کشمیری نے ۱۲۱۱ھ میں آں حضورؐ کی سیرت پر ایک مختصر رسالہ لکھا جس کا نام "حیات النبیؐ" ہے مولوی محمد نورالدین قاریؔ کے بارے میں ڈاکٹر سید اسد اللہ کاملؔ لکھتے ہیں کہ "وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے کشمیری زبان میں بہت سی مذہبی کتابیں لکھیں جو اسلام کے بنیادی مسائل اور فقہی اصولوں سے تعلق رکھتی ہیں"۔ قاری صاحب کی کتاب "حیات النبیؐ" اردو زبان میں ہے لیکن بقول ڈاکٹر سید اسد اللہ کاملؔ "حیات النبیؐ اپنی نوعیت کی پہلی سیرت نبویؐ ہے جو ایک کشمیری عالم نے لکھی، جہاں تک کشمیری نثر کا تعلق ہے" "متقی اعظم" بقول ڈاکٹر کاملؔ "غالباً" کشمیری نثر کی پہلی تخلیق ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر اے۔ وحید اور حاجی محمد عبداللہ بن سعدالدین کشمیری نے بھی سیرت پر کتب تحریر کیں۔ حاجی محمد عبداللہ سعدالدین کی کتاب "البیان فی سیرت نبی آخرالزمانؐ" ۱۳۰۸ھ میں لکھی گئی اس کا ذکر بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے قاموس الکتب میں کیا ہے۔ اب کشمیر میں کتب سیرت کو کشمیری زبان میں لکھنے اور اہم کتابوں کا ترجمہ کرنے کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ اس ضمن میں کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ فارسی کے پروفیسر شمس الدین احمد سرفہرست ہیں۔ انھوں نے ممتاز ایرانی مصنف ذبیح اللہ منصوری کی ممتاز اور اہم کتاب "محمدؐ پیغمبرے کہ از نو باید شناخت" کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا ہے۔ اس کتاب کے بارے میں رومانیہ کے محقق و عالم کونشان ویرژیل گیورگیو کا کہنا ہے کہ "سیرت رسولؐ پر اس سے بہتر کتاب نہیں لکھی گئی"۔ پروفیسر شمس الدین احمد نے ہی ایک اور فارسی کتاب جو سیرت رسولؐ پر ہے اور اس کا نام "پیامبر" اور مصنف زین العابدین ہیں کا بھی کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے پروفیسر شمس الدین احمد نے "محمد پیغمبرے کہ از نو باید شناخت" کا ترجمہ کرکے اہل کشمیر

پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں ممتاز ایرانی صحافی علی اصغر ایرانی نے یوں لکھا ہے :

"ظہور اسلام سے اس وقت تک اسلام پیغمبر اور قرآن کے بارے میں ہزاروں کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جائیں گی لیکن اس وقت تک اس نوعیت کی کوئی کتاب محققانہ انداز میں صاف رواں اور سادہ زبان میں نہیں لکھی گئی اور میرے خیال میں ایسی کتاب نہیں لکھی جائے گی"۔[۱]

اب ہم اپنے اس کشمیری سیرت نگار کی جانب لوٹتے ہیں جس نے کشمیری زبان میں سب سے پہلے سیرت رسولؐ لکھنے کی سعادت حاصل کی اور اپنا نام رسولؐ خدا کے سیرت نگاروں میں لکھوالیا۔ بلاشبہ کشمیری زبان میں سیرت رسولؐ پر بہت کم کام ہوا اور اس کمی کو پروفیسر ڈاکٹر سید یوسف بخاری نے پورا کر دیا ہے اور جناب کے ایچ خورشید سابق صدر حکومت آزاد کشمیر نے یہ بالکل درست لکھا ہے کہ :

"پروفیسر ڈاکٹر یوسف بخاری کی "تصنیف" سون رسول پاکؐ" ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو کہ مقبوضہ کشمیر و آزاد کشمیر اور پاکستان میں مقیم لاکھوں کشمیریوں کے لیے بڑی راہنمائی کا موجب ہونے کے ساتھ ادبی دنیا میں بھی ایک فن پارہ ثابت ہوگی سیرت پہ کام کرنا ویسے تو بڑا آسان نظر آتا ہے مگر تمام پہلوؤں پر تحقیق کے ساتھ احاطہ کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ غالباً یہی امر مانع تھا کہ آج تک اس پر طبع آزمائی نہ ہوئی۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ڈاکٹر بخاری صاحب کی تصنیف "سون رسول پاکؐ" کو دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ مصنف نے کس قدر محنت اور عرق ریزی سے اس اہم فریضے کو سرانجام دیا ہے"۔

"سون رسول پاکؐ" یعنی سیرت رسول پاکؐ ۱۹۰ صفحات پر مشتمل ہے، اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ سبز و سفید رنگ میں سرورق بہت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ اسے کلیم یوسف، فہیم یوسف ۵۴-۱، میکلوڈ روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کا تعارف جناب کے۔ ایچ خورشید نے اور مقدمہ ڈاکٹر سید اسد اللہ کامل پروفیسر شعبۂ اردو جموں و کشمیر یونیورسٹی سری نگر نے بزبان کشمیری لکھا ہے۔ ڈاکٹر اسد اللہ کامل خود

بھی ایک بڑے محقق اور صاحبِ علم انسان ہیں انھوں نے اپنے مقدمے میں لکھا ہے کہ یہ تصنیف "نہایت معقول، برمحل اور موزوں ہے"۔ کشمیری زبان میں یہ سیرت رسولؐ پر اوّلین مکمل تصنیف ہونے کے علاوہ ایک مکمل تاریخِ عرب بھی ہے، اس میں فاضل مصنف نے عرب کی تاریخ اور جغرافیہ کے پس منظر میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا تذکرہ کیا ہے اور پھر عہد بہ عہد کے حالات کے پس منظر میں جناب سرورِ کائناتؐ کے حالات غزوات، ہجرت، ازدواجی زندگی، فتح مکہ، حجۃ الوداع اور وفات کے تمام حالات و واقعات ایک تجزیہ نگار اور مؤرخ کے انداز میں بیان کیے ہیں۔ یہ کتاب سوانح نگاری نہیں ہے بلکہ سیرت رسولؐ کے ہر پہلو پر ایک جائزہ ہے۔

فاضل مصنف نے رسول اکرمؐ کے ثقافتی پروگرام، سماجی و عمرانی منشور، حضورؐ بحیثیت خاوند، حضورؐ اور انسانی مساوات، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات، رسولِ خداؐ بہ حیثیت جرنیل، رسول اللہؐ کے صحابہ کرامؓ، غرض کہ کتاب میں ہر موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ کتاب کے آخری ابواب میں رسولِ خداؐ کے سیاسی نظام کو ممتاز محقق و مورخ ڈاکٹر حمید اللہ کے حوالہ جات سے بیان کیا ہے۔ کتاب میں حوالہ جات کا مکمل ذکر ہے بلکہ فاضل مصنف نے اصل اقتباسات کو ہی درج کیا ہے۔ رسولؐ خدا کے سیاسی نظام والے مضمون میں ڈاکٹر حمید اللہ کے حوالے کا ایک پیراگراف قابلِ غور اور باعثِ رہبری ہے:

TO SUMUP, ISLAM SEEKS TO ESTABLISH
A WORLD COMMUNITY, WITH COMPLETE
EQUALITE AMONG PEOPLES, WITHOUT DIST-
-ING TION OF RACE, CLASS, OR COUNTRY. IT
SEEKS TO CONVERT BY PERSUASSION ALLOWI-
-NG NO COMPULSION IN RELIGIOUS BELIEFS,
EVERY INDIVIDUAL BEING PERSONALLY RES-
-PONSIBLE TO GOD. TO ISLAM, GOVERNMENT
SIGNIFIES A TROST, A SERVICE, IN WHICH THE
FUNCTIONARIES ARE THE SERVATS OF THE PEOPLE

OCCORDING TO ISLAM IT IS THE DUTY OF EVERY INDIVIDUAL TO MAKE A CONSTANT EFFORT FOR SPREADING THE GOOD AND PREVENT EVIL, AND GOD JUDGES AS ACCORDING TO OUR AC-
-TS AN INTENTIONS."

اسلام کی اسی روح کو حضور سرورِ کائنات ؐ نے اپنے خطبۂ حجتہ الوداع میں بیان فرمایا تھا کہ سب انسان برابر ہیں، کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر، عجمی کو عربی پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، سوائے تقویٰ اور پرہیزگاری کے۔ سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے۔